تفسير احمد

سُورَةُ الانفِطَارِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «الانفطار» کا تفسیر و ترجمه

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة الانفطار

پاره (30)

یه سوره مکه میں نازل هوئی اس کی انیس (19) آیتیں هیں

وجه تسمیه:

اس سورت کا "انفطار" نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالی کے فرمان " اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" سے اس کا آغاز هواهے، سوره انفطار مکی سورتوں میں سے هے، اس کی آیتیں چھوٹی اور قیامت کے بارےمیں هیں، سورۂ انفطارمیں سب سے پهلے اس هستی میں برپا هونے والے انقلاب کا بتایاگیاهے جوقیامت کو رونماهوگا، پهرناشکرے انسان کو تنبیه اور ملامت کی گئی ہے، اور آخر میں منکرین کے انکار کی وجه بیان کی گئی هے ۔

سورة الانفطار کا سورة المطففین اور سورة الانشقاق کے ساتھ تعلق اورمناسبت:

تینوں سورتوں میں قیامت کے دن اور اس کی مشکلات اور خوف وهراس کے بارے میں بیان کیاگیاهے ۔

سورة الانفطار کی آیات کی تعداد، الفاظ، اور حروف:

اس سورت کا نام الانفطار (پهٹنا) هے، یہ نام اس سورت کی سب سے پهلی آیت سے لیا گیاهے، سوره "الانفطار" مکی هے، اس میں ایک "1" رکوع، انیس "19" آیتیں، ستّر "70" الفاظ، تین سو چونتیس "334" حروف، اور ایک سو چوّن "154" نقطے هیں ۔

یه بات ذکر کرنا لازم هے که علماء کے اقوال سورتوں کے حروف کی تعداد گننے میں مختلف هیں، اس بحث کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے سوره "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں۔

قابل غور بات: اس سورت کی ابتدائی آیات قیامت کے عظیم واقعات جیسے:
آسمان کا پهٹنا،
ستاروں کا بکھرجانا، قبروں کواکھیڑنا، اور مردوں کے زنده هونے کے بارے میں بحث کرتی هے ۔

پهر یه سورت انسانی افعال کا خاکه دکھاتی هے، اور اس کے ساتھ ساتھ دھوکه کھایا هوا انسان جو اپنے رب کو بھول گیاهے، اور اپنے خدا سے ملنے سے انکار کرتاهے، حیران کن صیغے اور لهجے میں اس سے مخاطب هوکر پوچھتاهے، کس چیز نے تجھے اپنے رب کے متعلق دھوکے میں ڈالاهے؟ وه کیسے سوچتاهے که اس کے رب نے پوچھ گچھ کا کوئی دن مقرر نهیں کیاهے، که اس کے اعمال کا بدله اس کو دیدے؟ آخر میں نیک لوگوں کا مقام

(c) ketabton.com: The Digital Library

ومرتبه اور نافرمانوں کے بُرے انجام اور حساب وکتاب کے دن کی حالت بیان کرتی هے ۔

آیت "6" کا سبب نزول :

ابن ابی حاتم نے عکرمه سے سورة الانفطار کی آیت "6" کے بارے میں نقل کیا هے که، "يَأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝" أُبی بن خلف کے بارے میں نازل هوئی هے.

ابی بن خلف بن وهب بن حذاقه بن جمع، در اصل قبیله قریش کی بنی جمع والی شاخ سے تعلق رکھتاتھا، اور نبی صلی الله علیه وسلم کے بدترین دشمنوں میں سے ایک تھا۔

ابی بن خلف اور اس کا بھائی دور جاهلیت میں قریش کے اشراف میں سے تھے، جوکه پیغمبر اسلام کی دشمنی میں دوسروں سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے تھے۔

مؤرخین لکھتے هیں که ابی کی زندگی کے دورانیے پر نظر دوڑائیں تو تکبّر اور نافرمانی سے بھری هوئی پائیں گے۔

مؤرخین مزید لکھتے هیں که: امیه بن خلف جب اپنے ایک غلام پر تشدّد کرتا تو اُبی کهتا که : اس کی سزا(دوگنی کردو) بڑھادو، ابی کا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے کینه اور دشمنی آپ صلی الله علیه وسلم کی بعثت کے آغاز سےهی عیاں هے، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے ابی بن خلف کی دشمنی اس حدتک تھی که جب بھی الله کے رسول کو مکه میں دیکھتا تو کهتا: "میں اپنے گھوڑے کی بهترین دیکھ بھال کرونگا تاکه اس پر سوار هوکر تجھے قتل کردوں" وه مشرکین کے ان سرداروں میں سے ایک تھا جو "دارالندوة " کی مجلس شوری میں شرکت کرکے نبی صلی الله علیه وسلم کے قتل پر کمربسته هوگئے تھے۔

مؤرخین مزید لکھتے هیں که: أُبی نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے دشمنی میں اپنی جان اور مال پیش کیا، اور غزوه بدر میں مشرکین کے لشکر کوکھانا کھلانے والوں میں شامل تھا۔

أُبی کہ جس نے نبی صلی الله علیه وسلم کو قتل کرنے کی قسم کھائی تھی، جنگ احد میں اونچی آواز سے پکارا، اےمحمد! تجھے زنده نهیں چھوڑونگا، یه الفاظ کهہ کر آپ صلی الله علیه وسلم پر حمله آور هوا جس کے نتیجے میں قتل کردیا گیا۔

سورة الانفطارکی فضیلت:

نسائی جابررضی الله عنه سے روایت کرتے هیں فرمایا: که حضرت معاذؓ قوم کو نماز پڑھارهے تھے، انهوں نے نماز لمبی کردی، اسی دوران لوگوں میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے ایک بندہ جو حضرت معاذؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا، اپنی نماز توڑی، اور مسجد کے کونے میں جاکر انفرادی طور پر نماز پڑھی، اور مسجد سے باھرچلا گیا، جب یہ خبر حضرت معاذ تک پہنچی تو انھوں نے کہا که فلان شخص منافق ھے، جب اس معاملے کا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے

سورة الانفطار

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

سورت کا لفظی ترجمه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاھوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾	جب آسمان پھٹ جائے گا(۱)
وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾	جب تارے ٹوٹ کر بکھرجائیں گے (۲)
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾	اور جب دریا ابل پڑیں گے (۳)
وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾	اور جب قبریں اکھیڑی جائیں گی (۴)
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾	هرشخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجاھے اورجو پیچھے چھوڑا (۵)
يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾	اے انسان ! تجھ کو کس نے فریب خورده بنایا اپنے رب کے بارے میں (۶)
الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾	وه ذات جس نے تجھے پیدا کیا اورٹھیک کیا، اور تیرے مزاج کو متعدل بنایا (۷)
فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾	اور جس صورت میں چاھا تجھے جوڑ دیا (۸)
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾	هرگزنهیں بلکه تم دین کوجھٹلاتے هو (۹)
وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾	حالانکه تم پر نگهبان مقررهیں (۱۰)
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾	معزز کاتب مقررهیں (۱۱)

(c) ketabton.com: The Digital Library

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۱۲	جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ھیں (۱۲)
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ۱۳	بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ھونگے (۱۳)
وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ۱۴	اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ھونگے (۱۴)
يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ۱۵	جزا کے دن اس میں داخل ھونگے (۱۵)
وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ۱۶	اور وہ اس سے غائب نہیں ھوسکیں گے (۱۶)
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۱۷	اورتمھیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ھے؟ (۱۷)
ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۱۸	پھر تمھیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ھے ؟ (۱۸)
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ۱۹	جس روز کوئی کسی کا اختیار نہیں رکھے گا اور حکم اس روز خداھی کا ھوگا (۱۹)

سورت کی تفسیر

محترم قارئین !

با برکت آیت "1 تا 8" میں قیامت کی نشانیوں، جزا وسزا، خدا کی نعمتوں سے انکار کرنے والوں کی مذمت کے بارے میں بحث ھے .
جیسا کہ ھم اوپر ذکرکرچکے ھیں: اس سورت کا بنیادی اور اہم محور قیامت کے آنے سے پہلے ھونے والے واقعات کے سےمتعلق ھے، اور اسی کی شروع میں افق اور انفس (روح) کی وسعتوں میں رونما ھونے والے واقعات کی طرف اشارہ ھے، اور لوگوں کو اس سورت میں الله تعالی کے منصوبے سے متعلق ان پر جو ذمہ داری عائد ھوتی ھے اس سے آگاہ کرنا ہے کہ مواقع ضائع ھونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں، اس سورت میں الله تعالی نے قیامت کی نشانیوں کو بتانے کے ساتھ ساتھ ھمیں پکڑنے اور سرزنش کرنے کی بھی تنبیہ کی ھے .
سورۃ الانفطار لفظ "اذا " سے شروع ھوتی ھے، جیساکہ فرماتاھے:

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۱	جب آسمان پھٹ جائے گا (۱)

یعنی فرشتوں کے اترنے کے لیے دروازے بنائے جائیں گے اور آسمان کا خیمہ پھٹ جائے گا، انفطار: آسمان کا پھٹ جانا اور ریزہ ریزہ ھوجانا، فرشتوں کے اترنے کے لیے ھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

آسمان کے پھٹنے کا تقاضاھےکه الله تعالٰی اس کو پھاڑنے کا اراده رکھتاھو، اور اس کے حکم سے هی آسمان پھٹ جائے، "انفطرت" یعنی : ٹکڑے ھونےکو قبول کرنا اور اس کے حکم کے آگے سرِتسلیم خم کرنا، "إذالسّماء انفطرت" جب آسمان میں شگاف پڑجائے گا اور اس کےنتیجے میں اس کا قیام اور استقرار ختم ھوجائے گا ۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ﴿٢﴾	جب تارے ٹوٹ کر بکھرجائیں گے (٢)

دنیا کے ختم ھونے اور قیامت برپاھونے کی نشانیوں میں سے ایک ستاروں کے نظام کا تبدیل ھونا، اور شگاف پڑجانا اور آسمان کا لپٹناھے، جیسا که قرآن کریم کی بهت سی آیات میں اس کی طرف اشاره ھواھے ۔

اور مختلف تعبیروں کے ساتھ اس کا ذکر ھواھے، کبھی اس کی تعبیر لفظ "انشقاق" سے ھوئی ھے : "اذالسّماء انشقّت" ترجمه: جب آسمان پھٹ جائے گا ۔ (سورۃ انشقاق- 1)

اس کے هم معنی آیت سوره الحاقّه میں بھی آئی ھے: "وانشقّتِ السّماء فهی یومئذٍ واهیة" ترجمه: "اور آسمان پھٹ جائے گا تو وه اس دن کمزور ھوگا"۔

اور سوره فرقان کی آیت "25" میں یهی معنی معمولی فرق کے ساتھ آیا ھے: "ویوم تشقّق السّماء بالغمامِ" ترجمه: "اور جس دن آسمان ابرکے ساتھ پھٹ جائے گا"۔

ان آیات میں "سماء" کا مفهوم وه آسمانی کره ھے جو دنیا کے اختتام کے وقت یکے بعد دیگرے
دھماکوں سے پھٹ جائے گا، لیکن بادلوں کے ساتھ پھٹ جانے سے کیا مراد ھے ؟ ممکن ھے
که آسمانوں کے ٹوٹنے سے مراد ان کے غبار کے نتیجے میں بھاری بادلوں کا نمودار ھونا ھو۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّـرَتْ﴿٣﴾	اور جب دریا ابل پڑیں گے (٣)

اور جب دریاؤں کے راستے ایک دوسرے کی طرف کھل جائیں گے، میٹھا اور کھارا پانی باھم خلط ھوجائے گا اور ایک دریا کی صورت اختیار کرجائے گا۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ﴿٤﴾	اور جب قبریں اکھیڑی جائیں گی (٤)

اورجب قبریں شق کردی جائیں گی، اور مُردے قبروں سے باھرنکل آئیں گے، هرشخص اپنا اگلا اور پچھلا عمل جان لے گا، جو شخص جهاں فوت ھواھو، وھیں سے اٹھے گا اور محشر کی طرف چلنے لگے گا، ان واقعات کے بیان کا مقصد یه ھے که انسان خواب غفلت سے بیدار ھوجائے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾	هرشخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجاھے اورجو پیچھے چھوڑا (۵)

اس دن انسان کے اعمال کسی کمی بیشی کے بغیر هرعمل کا وقت مقام اور طریقه بهترین انداز میں پیش کیا جائے گا، قیامت کے دن انسان کی استعداد بڑھ جائے گی اور وه پچھلے تمام اعمال کو یاد کرلے گا، طبری نے کہا هے که: اس دن هرایک شخص جان لے گا که اس نے کیا نیک عمل انجام دیاهے، اور کونسان طریقه اورسنت کی بنیاد رکھی هے که اس کے بعد اس پر عمل کیاجاتاهے ؟ (طبری : 30 /54).

یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	اے انسان ! تجھ کو کس نے فریب خورده بنایا اپنے رب کے بارے میں (۶)

یعنی : کس چیزنے تجھے مشغول رکھا اور دھوکه دیا که اپنے رب کریم کا کفرکیا، وه پروردگار جس
نے دنیا میں تیری پیدائش مکمل فرماکرتجھے حواس اورفضل بخشا، تجھے عاقل اور سمجھدار بنایا، اورتجھے روزی دی، اور ایسی نعمتیں عطافرمائیں که ان میں سے کسی ایک کے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ۔
بعض مفسرین لکھتے هیں که: انسان کو عفو خداوندی نے مغرور کردیا، اس لیے که اس ذات نے انسان کو اس کی پهلی نافرمانی اورگناه کے مرتکب هونے پرفوراً نہیں پکڑا اور سزا نہیں دی۔
حدیث مبارکه میں هے که جب رسول الله صلی الله علیه وسلم آیت: یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾ کی تلاوت کرتے تو فرماتے: "انسان کو اس کی جهالت نے دھوکه دیا اور مغرور بنایا" .
بعض مفسرین اس آیت کے شأن نزول کے بارے میں فرماتے هیں که: یه آیت أُبی بن خلف یا أبی اشد بن کلده جمحی کے بارے میں نازل هوئی هے، لیکن ابن عباس رضی الله عنهما فرماتے هیں: "انسان سے مراد یهاں ولید بن مغیره هے"

محترم قارئین:

اس آیت مبارکه میں: بعد اس کے که قیامت سے متعلق بحث درمیان میں آگئی، ایک اور موضوع کو همارے عظیم رب نے بهت عمده اندازمیں اٹھایا، اور انسان کو خواب غفلت سےجگانا اور اس کی ذمه داریوں کے بارے میں اس کی توجہ خدا کی طرف مبذول کرنا هے۔
مفسرین لکھتے هیں که اس آیت میں انسان کی رب کی طرف توجه اور خدا کی طرف سے عائد کرده اس کی ذمه داری کی طرف سب سے پهلے مخاطب

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا گیاھے، اور پھر سرزنش کے ساتھ سوال کیا گیاھے، اور ساتھ ھی ایک قسم فضل اور محبت کے ساتھ کھائی گئی ہے:"اے انسان!کس چیزنے تجھے اپنےرب کے بارے میں سرکش بنادیاھے؟ " غرور یا خود فریبی کا مطلب یہ ھے کہ انسان اپنے پاس جو کمالات اور امکانات رکھتاھے ان سے مطمئن ھے، اور اپنے آپ کو سمجھدار اور مکمل سمجھتاھے، اور وہ جدوجھد کرنا اور جاننا اور آگے بڑھنا چھوڑ دیتاھے، اور جمود کا شکار ھوجاتاھے۔
غرور کا مطلب ایسی خود فریبی جو مال ودولت اور غیر حقیقی اشیاء کی کشش اور دنیاوی مفادات کے ذریعے بھکادے، جوکہ انسان کو خدا کی یاد سے غافل رکھنے کا باعث بن جائے، اور اپنی روحانیت اور اپنی خوش بختی کو جو اس کا اصل سرمایہ ھے بھول جائے، اور اس کے نتیجے میں وہ ھرقسم کی اخلاقی اور ذھنی بیماریوں میں مبتلا ھوجائے، جیسے تکبّر اور خود غرضی وغیرہ.
"راغب" اپنی کتاب "مفردات" میں لفظ "غرور" (غین کے فتحہ کے ساتھ معنی وصفی ھے) کو ھراس چیزکے معنی میں استعمال کرتا ہے، جو انسان کو دھوکے میں ڈالے یا غفلت میں رکھے، چاھے مال اور مقام ھو یا خواہش اور شیطان۔
"صحاح اللغه " میں "غرور" کے معنی اور تفسیر میں ان امور کوبتایاھے جو انسان کو غفلت میں رکھ کر دھوکا دیتےھیں، چاھے وہ مال و دولت ھو یا علم اور مقام وغیرہ ۔
طریحی کے کھنے کے مطابق بعض ارباب لغت نے کھاھے کہ "غرور" ھراس چیز کی محبت میں دھوکہ کھانا جو بظاھر اچھی اور خوبصورت لگتی ھو، اور پیاری بھی لگے، لیکن حقیقت میں بھت ناپسندیدہ ہو۔
ارباب لغت کے ان الفاظ کو نقل کرنے کے بعد کتاب "التحقیق فی کلمات قرآن الکریم" میں لکھا ھےکہ اس لفظ کا اصل معنی یہ ھے کہ: انسان کا کسی اور چیز کے اثر سے غفلت میں پڑجانا، جس کے نتیجے میں انسان کو دھوکہ، خود فریبی، نقصان اورشکست حاصل ھوتی ھو اوربس۔
"محجة البیضاء فی تهذیب الأحیاء"جس کا شمار اخلاق کی بھترین کتابوں میں ھوتاھے، اور یہ کتاب تکملہ اور تھذیب ھے امام غزالی کے "احیاء العلوم " کی اس میں لکھا ہے کہ : غرور کی تعبیر یہ ھے کہ : ایسی چیزسے انسان کادل خوش ھوجائے جو اس کی خواھشات کے مطابق ھو، اور انسانی طبعیت کا میلان اس کی طرف ھو، یہ چیز انسان کی غلطی اور شیطان کے دھو کےسے دل میں پیدا ھوتی ھے، اور جو شخص یہ سمجھتاھے کہ وہ ایک اچھا انسان ھے، اور اس میں کوئی کمزوری نھیں ھے، خواہ روحانی اعتبار سے ھو یا مادی اعتبارسے، یہ عقیدہ یاخیال اس کو غلط سوچ کے نتیجے میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

حاصل هوتاهے، اور وہ آدمی دهوکے میں مبتلاہے (اسی کو اس آیت میں غرک کیاگیا هے)، یہ اگرچہ خود کو اچھا آدمی سمجھتے هے، جبکه وہ غلطی پرهے اس لیے اکثر لوگ مغرور یعنی دهوکے میں هیں، اگرچه ان کے غرور اور دهو کے کے مراتب مختلف هیں ۔

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷	وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا اورٹھیک کیا، اور تیرے مزاج کو متعدل بنایا (۷)

اےناشکرے انسان ! کس چیز نے تجھے اپنے بخشنے والے رب کے بارے میں دهو کے میں ڈالاہے، اس عظیم رب نے تجھے نطفے سے بنایا، تجھے بهترین اعضاء عطا کیے، حواس خمسه جیسی نعمت دی، جس کے ذریعے اوراس کی برکت سے سن سکتے هو، دیکھ سکتے ہو اورسمجھ سکتے هو۔
اس آیت مبارکه میں انسان کی تخلیق، پیدائش، سیدها ڈھانچه، مساوی ساخت، اور جس اعتدال اور توازن کے ساتھ اس کی تخلیق هوئی هے بتایاگیاهے ۔
"فَعَدَلَکَ" (تیری خلقت کو معتدل اور درمیانه رکھا نه ہاتھ دوسرے هاتھ سے لمباهے، اور نه پاؤں دوسرے پاؤں سےچھوٹا وغیره)۔

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ ۝۸	اور جس صورت میں چاها تجھے جوڑ دیا (۸)

اس عظیم رب نے تمہاری صورت اور ساخت سب سے بهترین اور خوبصورت ترین اور معتدل سانچے میں ڈھالی، قرآن کریم انسانی ساخت کی خوبصورتی اور اس کی شکل و صورت کے بارے میں فرماتاهے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ (سوره تین: 4) که هم نے انسان کو بهت اچھے سانچےمیں پیدا کیا هے ۔
اسی طرح سوره غافر کی آیت "64" میں فرماتاهے :" وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ " (اورتمهاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بهی خوب بنائیں).
سوره تغابن کی آیت "3" میں فرماتا هے که : " وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ " سوره مؤمنون کی آیت "14 " میں هے : "فَتَبَارَک الله احسن الخالقین" ترجمه : "توخدا سب سے بہترین بنانیوالا بڑا بابرکت هے "
حسن صورت عبارت هے ان اشیاء کےتناسب سے جن کی نسبت ایک دوسرے کے ساتھ هو، اور ان اسباب کے مجموعے کا تناسب اس غرض کے ساتھ جس کے لیے اسے ایجاد کیا گیاهے، یه هے حسن کا معنی، صرف ظاهری خوبصورتی نهیں، اس لیے حسن کا معنی عام هے، جو تمام موجودات میں پایا جاتاهے ۔
ابن عباس رضی الله عنهما فرماتے هیں: انسان کو سب سے خوبصورت شکل میں پیدا کیاهے، یعنی: معتدل اور سیدهے قامت والا بنایاگیاهے، دوسرے جانوروں کی طرح پراگنده اور منه کے بل جهکا هوا نهیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

(تفسیرالمیزان) "احسن التقویم" انسانوں کو اپنے نفس میں مکمل اور اعضاء وجوارح میں معتدل پیدا کیاھے، جو بولنے اور پهچاننے میں اور کاموں کی تدبیر کرنے میں دوسرے موجودات سے الگ ہے (سوره حجرات: 85)

محترم قارئین!

آیات مبارکه 9 " تا 19 " میں موضوعات : (١) انکار قیامت، (٢) نامه اعمال کے کاتبین، (٣)نیک لوگوں کی جماعت، (۴) اور گنهگاروں کی جماعت کے بارے بحث کی گئی هے ۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِۙ۝	هرگزنهیں بلکه تم دین کوجهٹلاتے هو (٩)

دین سے مراد : قیامت کےدن اعمال کی سزا، یا دین اسلام هے ۔

کلا: ایسا لفظ هے جو کافر انسان کی تنبیه اور خبردار کرنے اور اس کی سرزنش کرنے کے لیے هے که انسان کو خدا جلّ جلاله کی مهربانی اور کرم پرمغرور نہ ہو، اوریہ کہ الله کی نعمت اور فضل کو کفر کرنے کا وسیله نه بنائے ۔

قیامت کی نشانیوں کے بیان اور انسان پر اپنی نعمتوں کے گننے اور اس انسان کی طرف سے اس کا انکار اور ناشکری کے بعد اس انکار کی وجوهات جوکه قیامت کی دن کا جهٹلانا هے الله تعالی فرماتے هیں:

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَۙ۱۰	حالانکه تم پر نگهبان مقررهیں (١٠)

یعنی: تیری تردید اور تکذیب کاکوئی فائده نهیں، نه توقیامت کو موخرکرسکتاہے، اور نه اپنے حساب وکتاب کو روک سکتاھے، باخبر رهو که تجھ پر ایسے نگهبان مقرر هیں جو مکمل توجه کے ساتھ تیری اور تیرے اعمال کی نگرانی کر رہے هیں، اور تیرے اچھے اور برےاعمال کو لکھ لیتے هیں۔

قرطبی کهتے هیں که :وه نگران فرشتے جو انسان کے اعمال کی نگرانی کرتے هیں.(تفسیر قرطبی: 245/9).

كِرَامًا كَاتِبِيْنَۙ۱۱	معزز کاتب مقررهیں (١١)

صرف انسان کے اعمال کی یاد داشت نهیں لکھتے، بلکه اس کو اکسانے والی حرکات اور نیت اور اس کے مقصد کی بھی خبر دیتے هیں ۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۱۲	جو کچھ تم کرتے هو وه اسے جانتے هیں (١٢)

یہاں رب تعالی ان لوگوں سے مخاطب ہے جو روز جزاء اور قیامت اور مرنے کی بعد دوباره زنده هونے کی تکذیب اور انکار کرتے هیں ان کے بارے میں الله فرماتاھے: یاد رکھو: رب تعالی کی طرف سے تم پر فرشتے مقرر کئے گئے هیں، تا که قیامت کے دن ان اعمال کے حساب سے تم سے پوچھا جائے، اور جو کچھ تم کرتے هو وه

(c) ketabton.com: The Digital Library

جانتے هیں اور لکهتے هیں، باخبر رهو تمهاری کوئی حرکت اور نیت اور اراده ان سے چهپا نهیں رهتا۔
ابن عباس رضی الله عنهما سے مروی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "إن الله ينهاكم عن التعري، فاستحيوا من ملائكة الله الذين معكم، الكرام الكاتبين، الذين لا يفارقونكم إلا عند ثلاث حالات: الغائط، والجنابة، والغسل، فإذا اغتسل أحدكم بالعراء فليستتر بثوبه أو بجرم حائط، أو ببعيرة" .
خدا جلّ جلاله نے تم لوگوں کو بے لباس هونے (ننگے) سے منع فرمایاهے، حیاءکرو الله کے ان فرشتوں سے جو تمهارے ساتھ هیں، معزز لکهنے والے، جو تین موقع کے علاوه تم سے الگ نهیں هوتے، قضاء حاجت کے وقت، همبستری کے وقت، اور نهانے کے دوران، اور جب تم میں سے کوئی شخص کهلی فضاء میں نهائے تو چاهئیے که اپنے کپڑے سے یا دیوار کی یا اپنے اونٹ کی آڑ لیکر نهائے ۔

کیا پیغمبروں کے ساتھ بهی کرا مًا کاتبین هوتے هیں ؟

شرعی نصوص کی بناپر هم کهه سکتے هیں که تمام انسانوں کےساتھ دوفرشتے هوتے هیں، جوانسان کے حالات اور روز مرّه کے معمولات محفوظ کرتے هیں، ان میں سے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف هوتا هیں۔
دائیں طرف والا انسان کی نیکیاں لکهتاهے، اور بائیں طرف والے فرشتے کا امیربهی هے، بائیں طرف والے کی ذمه داری انسان کی برائیاں لکهنے کی هے، اور جب انسان کوئی گناه کر بیٹهتاہے تو بائیں طرف والا لکهنے لگتاهے، لیکن اس کا امیر دائیں طرف کا فرشتہ اسے روکتاهے،
اورکهتاهے که صبر کرو، اسے مهلت دو، شاید یه توبه کرلے۔
اورجب کوئی نیک عمل کرتاهے تو دائیں طرف والا فرشته فورًا لکهتاهے بغیر کسی وقفے اور تأخیر
کے، خداتعالی فرماتا هے:" اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨" (سوره قٓ)
ترجمه:"جب (وه کوئی کا کرتاهے تو) دولکهنے والے جو دائیں بائیں بیٹهتے هیں لکهتے هیں "، کوئی بات اس کی زبان پر نهیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رهتاہے"
لیکن اس معاملے میں که کیا انبیاء کے ساتھ بهی کراماً کاتبین هوتے هیں ؟ رجوع کریں گے عبد الله بن مسعود کی اس حدیث کی طرف: " عن عبد الله هو ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: ما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن، وقرينه من الملائكة. قالوا: وإیاک یا رسول الله قال: وإياي، ولكن الله أعانني عليه فلا يأمرني إلا بخير" (امام أحمد) : عبدالله بن مسعود رضی الله عنه سے روایت هے فرماتے هیں که: رسول الله

(c) ketabton.com: The Digital Library

صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تم میں سے هرایک کے ساتھ ایک ساتھی جنات سے اور ایک ساتھی فرشتہ میں سے (اعمال لکھنے والا) هے، پوچھاگیا: کیا آپ کے ساتھ بھی ؟ فرمایا: یهاں تک کے میرے ساتھ بھی، لیکن خدا تعالی نے اس پر میری مدد کی ہے، چنانچہ وہ خیرکے علاوه کسی چیز کا حکم نهیں دیتا، اس بناپر هم کهه سکتے هیں که تمام انسان حتی که پیغمبروں کے ساتھ بھی اعمال لکھنے والے کاتب فرشتے هیں۔

فرشتے انسانو ں کا اراده اور نیت بھی لکھتے هیں

ایک حدیث میں آیاهے که فرشتے بنی آدم کے اراده اور نیت اور جو کچھ انسان کے دل میں هے اسے لکھتے هیں، اور کسی کام کے کرنے کا اراده کرلے تو اسے بھی لکھتے هیں، اس لیے انسان جب اچھی نیت کرے تو اسے ثواب ملتاهے، اور بُری نیت پر اسے سزا هوتی هے، کیونکه نیت قلب کا عمل هے، فرشتے اس بات پر مأمور هیں که جب ایک انسان سن بلوغت کو پهنچتاهے تب سے دنیا
میں جو نیت اور کردار اور گفتگو کرتاهے دنیا سے رحلت کرنے تک سب لکھتے هیں ۔

فجر اور عصر کی نماز کا مقام ومرتبه باقی نمازوں کی به نسبت :

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا : یتعاقبون علیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار یجتمعون فی صلاة العصر وفی صلاة الفجر... (متفق علیه).

وه فرشتے جو دن اور رات کو پے درپے تمھارے پاس آتے هیں، ان کا ایک گروه رات کو آتاہے اور ایک گروه دن کو، اور یه گروه فجراور عصر میں ایک دوسرے کی ساتھ جمع هوتے هیں، رب تعالی فرماتے هیں :" وَقُرآنَ الفجر" یعنی: صبح کی نماز، اور فرماتے هیں :" إن قرآن الفجر کان مشهودًا " (سورة اسراء :78) ترجمه:

رات اور دن کے فرشتے اس میں حاضر هوتے هیں، اور نماز میں جو قرآن کی تلاوت هوتی هے سنتے هیں، اور عصر کی نماز میں بھی اکھٹے هوتےهیں، رب تعالی انسانوں کی حالت جانتے هوئے بھی فرشتوں سے پوچھتاهے که: میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑاہے؟ وہ کهیں گے: هم نے ان کو اس حال میں چھوڑا هے که وه نماز پڑھ رهے تھے، اور جب هم ان کے پاس گئے تھے تو نماز پڑھ رهے تھے، یعنی فرشتے جب نازل هوتے تو هم نمازمیں تھے، عصرکی نماز ادا کررهے تھے، اور همارے ساتھ عصر کی نماز میں حاضر تھے، اور پھر جب اوپرگئے تو هم فجر کے نماز میں تھے، اس وجه سے عصر کی نماز کو "وسطی " درمیان والی نماز کهاگیاهے اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

رب تعالی نے اس کی تاکید کی ھے: " حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۝" (سوره بقره : 238)

ترجمه: پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کیجئے، اور خاص طور پر درمیان والی نمازکی (یعنی عصر کی نماز) کیونکه اس نماز میں دن اور رات کے فرشتے جمع هوتے هیں ۔

اسی طرح بعض مفسرین نے کهاھےکه : " الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی" سے مراد فجر کی نماز ھے، اس وجه سے که اس سے پهلے اور اس کے بعد دو دونمازیں ھے-

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ۝ۙ۱۳	بے شک نیک لوگ نعمتوں میں هونگے (۱۳)

وه حقیقی مؤمن اور پرهیزگار جو اچھے عمل کرتے، اپنے تمام کاموں میں تقویٰ اختیار کرتے هیں اور رب تعالی سے ڈرتے هیں "نعمتوں میں هوں گے" یعنی : بهشت کی ونعمتوں میں هوں گے، اور بدکار لوگ یقینًا آگ میں رهیں گے، اس میں کوئی شک وشبه نهیں ھے که حساب وکتاب کا دن آنے والا ھے، جس میں هرشخص اپنے عمل کا بدله پائے گا، اور اپنے ٹھکانے تک پهنچے گا-

"الابرار" نیکی کرنے والے اور پاک دامن مؤمن هیں، "جمع برّ" وه لوگ جو خیر کے کام زیاده کرتے هیں، گناه اور شرّ کے کام نهیں کرتے-

نیکی کرنے والے دو نعمتوں کے مالک هوں گے، "نعیم" قلبی اور جسمانی اطمینان-

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ۝ۚۖ۱۴	اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں هونگے (۱۴)

فُجَّار : فاجر کی جمع ھے، یعنی: وه کفار جنهونے شریعت الهی کو ترک کردیاھے، (دوزخ میں هوں گے) اس لحاظ سے "فجّار" سے مراد کفار ھے، اس میں کبیره گناهوں کے ارتکاب کرنے والے شامل نهیں هیں ۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ۝۱۵	جزا کے دن اس میں داخل هونگے (۱۵)

الله تعالی نے مکمل جزا وسزا کے لے ایک وقت مقررکیا ھے جس کا نام "یوم الدین" رکھاھے،

فاجر اور کافر اس دن حساب وکتاب کے بعد جهنم میں داخل هوں گے، اور اس کی بھڑکتی هوئی آگ میں سختیاں جھیلیں گے اور عذاب چھکیں گے ۔

"یوم الدین " کے معنی جزا، حساب اور اطاعت کے هیں، شریعت اور قانون کو اس لیے "دین" کهاگیاھے که اس میں اطاعت، جزا اور سزا ھے، فاتحة الکتاب کی آیت: 4، اور حجر کے: 35، شعراء کی آیت : 82، صافات : 20، ص : 78، ذاریات : 12، اور واقعه: 56، المعارج : 26، مدثّر: 46، مطففین

(c) ketabton.com: The Digital Library

: 11، التین : 7، ماعون کی آیت :1) میں قیامت کے دن کو "یومُ الدین" کھاگیاھے اور قیامت کو "دین" کھاھے۔
کیا ایسا نھیں ھے که قیامت کے قیام کا سب سے واضح منصوبه اور بنیادی مقصد دین کا منصوبه
ھے، یعنی سزا و جزا اور انسانی اعمال کا الھی حساب .
جی ھاں ! " یوم الدین " وہ دن ھے جب اعمال اور سچائیوں سے پردہ اٹھایا جائے گا، اور اعمال کا صحیح حساب ہوگا اور ھر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء اور سزادی جائے گی، یه ھے "یوم الدین " کی حقیقت .
امام رازی نے نقل کیاھے : اموی خلیفه سلیمان بن عبد المالک مکے کی طرف سفر کررھے تھے، راستے میں مدینه سے گذر ھوا اور ابوحازم سے ملاقات ھوئی تو ان سے پوچھاکہ: کل قیامت کو رب کے سامنے پیش ھونا کیساھے؟
ابوحازم نے کھا: نیک لوگ، اس شخص کی طرح ھیں جو سفرسے واپس اپنے خاندان کے پاس لوٹتے ھیں، جبکہ بدکار، اس بھگوڑے غلام کی طرح ھے جس کو آقا کے پاس گھسیٹتے ھوئے لایا جاتا ہے .
راوی کہتاہے: سلیمان رونے لگے اور کھا: اے کاش (میں جانتا) که الله سبحانه میرے ساتھ کیا معامله فرمائے گا ؟ ابوحازم نے کھا: یه تو آسان کام ھے اپنےعمل کو قرآن کریم پر پرکھو، تب جان لوگے کے وہ تیرے ساتھ کیا معامله فرمائے گا۔
سلیمان نے کھا: آپ کی یه نصیحت اور توصیہ قرآن کریم میں کس جگه اور مقام پر آیاھے؟ ابوحازم نے کھا: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۟ۚ۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۟ۖۚ۱۴ سلیمان نے کھا: اس صورت میں الله جلّ جلاله کی رحمت کھاں ھے؟
ابوحازم نے جواب دیا : أنَّ رحمت الله قریب من المحسنین " (اعراف " 56 بیشک الله تعالی کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ھے)۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىِٕبِيْنَ ۟ؕ۱۶	اور وہ اس سے غائب نھیں ھوسکیں گے (۱۶)

نه اتنے جلیں گے که خاکستر ھوجائیں اور نه جلنے کے درد سےرھائی ملے گی، یعنی: کافر وفاجر کبھی بھی جھنم سے دور نھیں ھوں گے، اور ان کا عذاب ھلکا بھی نھیں ھوگا، بلکه ھمیشه کے لیے اس میں رھیں گے، دوزخ کو الله نے عذاب اور گرمی اورحرارت کے اعتبار سے تمام جھنمیوں کے لیے یکساں نھیں بنایا ھے، بلکه مختلف ھے، عذاب اور حرارت کی شدت ایک جیسی نھیں ھیں، رب تعالی فرماتا ھے:" اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِيْرًا ۟ۙ۱۴۵ " النساء . ترجمه: "یقین جانو که منافق جھنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نه پاؤگے ".

(c) ketabton.com: The Digital Library

لفظ "الدّرک" عرب کی لغت میں هراس چیزکو جو نچلے مقام پرهو کهتے هیں، اور "الدّرج" هر اوپر والی چیز اورمرتبه کے لیے استعمال هوتاهے، اس بنا پر جنت کے لیے درجه اور درجات اور دوزخ کے لیے درک اور دَرَکات استعمال هواهے، جهنم جتنانیچے کی طرف هوگا اتنےهی اس کے شعلے شدید اور گرم هوں گے، منافقین کا حصّه دوزخ کی آگ میں سے زیاده هوگا، اس لیے دوزخ کے "درک أسفل" میں هوں گے، کبهی دوزخ کے مراتب پر لفظ "درجات" کا اطلاق بهی هوتاهے، رب تعالٰی سوره انعام میں أهل بهشت اور أهل دوزخ کے ذکر کے بعد فرماتا هے: " وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا " الانعام . ترجمه: "هرشخص (نیک هو یا برا) کا درجه ہے درکات اور اکرام و عزت اور ذلّت اس کے عمل کے لحاظ سے هے".

"اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۱۶۲ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۱۶۳ " (آل عمران).

"بهلا یه کیسے هوسکتاهےکه جو شخص همیشه الله کی رضا پر چلنے والا هو وه اس شخص کی طرح هو جو الله کے غضب میں گهرگیاهو اور جس کا آخری ٹهکانه جهنم هو جو بدترین ٹهکانه هے؟ (162) الله کے نزدیک دونوں قسم کے آدمیوں میں درجها فرق هے اور الله سب کے اعمال پر نظر رکهتاهے (163) "

عبدالرحمن بن زید بن مسلم فرماتے هیں: جنت کے درجات بلندی اور دوزخ کے درجات

بلندی اور پستی دونوں طرف جاتے ہیں (تخویف من النار لابن رجب: صفحه 50).

بعض سلف سے نقل کیاگیاهے که : گنهگار موحدین جودوزخ میں جائیں گے وه درک اعلی میں هوں گے، یهود درک دوم میں، نصارٰیٰ درک سوم میں، صائبین (بے دین لوگ) درک چهارم میں، مجوس درک پنجم میں، مشرکین اعراب درک ششم میں، اور منافقین درک هفتم میں هوں گے، بعض کتابوں میں ان درکات کے نام بهی ذکر هوئےهیں .

پهلا درک: جهنم، دوسرا درک : لظیٰ، تیسرا درک: حطمه، چوتها درک : سعیر، پانچواں درک : سقر، چهٹا درک: جحیم، اور ساتواں درک : هاویه ہے.
لیکن لوگوں کی یہ تقسیم مذکوره تقسیم کی بنیاد پر ٹهیک نهیں، اسی طرح دوزخ کے مراتب کے نام رکهنا بهی اس شکل پر درست نهیں هے، جیسا که بیان هواهے، راجح اور صحیح قول یه هے که مذکوره اسماء بهی جهنم کے نام هیں جیسے: جهنم، لظیٰ، حطمه ..... یه جهنم کے طبقات کے نام نهیں هیں،

(c) ketabton.com: The Digital Library

البته یه مطلب که لوگ گناهوں کے اعتبار سے الگ اور مختلف مراتب رکھتے هیں درست هے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِۙ۝۱۷	اورتمهیں کیا معلوم که جزا کا دن کیسا هے؟ (۱۷)

ان آیات میں "یوم الدین" کی سب سے اهم خصوصیت رب تعالٰی کی قدرت هے، الله تعالٰی کے اقتدار اور سلطنت کے ظهور کو یوم الدین کی اهم ترین خصوصیات میں ذکر کیاهے، فرماتا هے:

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِۙ۝۱۸	پھر تمهیں کیا معلوم که جزا کا دن کیسا هے ؟ (۱۸)

مطلب یہ ہے کہ قیامت کی حقیقت کوئی نہیں جان سکتا اگر چہ اسے تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، یعنی اے پیغمبر اگر چہ آپ اس آیت کے اولین مخاطب ہیں مگر اس دن کی عظمت کی حقیقت کا ادراک آپ کو بھی صرف اتنا ہی ہےکہ جتنا ہماری معیشیت کا تقاضہ تھا ۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْــــًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ۝۱۹	جس روز کوئی کسی کا اختیار نہیں رکھے گا اور حکم اس روز خداهی کا هوگا (۱۹)

سزا اور جزا کا دن، ایسادن هے که کسی کو کسی بھی چیز کا اختیار نهیں هوگا، قیامت کا دن ایسا دن هوگا که کوئی شخص کسی دوسرے (کا دفاع نهیں کرسکے گا) دفاع کرنے کی طاقت اور صلاحیت نهیں رکھے گا بلکہ، صرف اپنی نجات کی فکر میں هوگا، اور وه دنیا کی طرح نهیں هے که ظالم اور طاقتور لوگ اپنے غلط مقاصد حاصل کرسکیں، اور جوکچھ چاهیں کرگذریں۔

" وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ " (اس روز حکم محض الله واحد کا هوگا) جی هاں ! اُس دن بندوں کے درمیان فیصله کرنا اور تنازعات کا خاتمه، مظلوم کا حق ظالم سے لینا، راست بازوں اور انصاف کے متلاشیوں کو بهتر انعام فراهم کرنا اور گناهگاروں کی بخشش اور درگذرکرنا یا سزاء دینا، یه سب صرف خدا کی طرف سے ہوگا اور بس ۔

کوئی شخص (کوئی بھی هو) قیامت کے دن کسی دوسرے کو فائده پهنچانے کا اختیار نهیں رکھے گا، وهاں پروردگارعالم کے علاوه کوئی اور حکم جاری نهیں کرسکے گا اور نه کوئی اور کام کرسکے گا، یعنی خدا کی کامله اور لامحدود قدرت کا قیامت کے دن ظهور هوگا۔

قیامت کے دن کے بارے میں مختصر وضاحت

قرآن کریم زمین، آسمان اور انسان کی حالت کی وضاحت کرتے هوئے قیامت کے دن کے اوصاف کے بارے میں فرماتاهے، قیامت کا دن فرار اور بھاگنے

(c) ketabton.com: The Digital Library

کا دن ھے، جس دن انسان اپنی ماں، باپ، بھائی، بھن، بیوی، اولاد اور اپنے کنبےسے بھاگےگا، اور یہ کہ ھرکوئی اپنے کام میں مصروف ھوگا، درحقیقت محشرکا دن رشته داروں سے قطع تعلق اور رشتے ناتے توڑنے کا دن ھے، قرآن کریم فرماتاھے که حشر کے دن صرف انسانوں کے جی اٹھنے تک محدود نھیں ھے، بلکه اس کے ساتھ اھم واقعات کا سلسله بھی ھے، جن میں سے کچھ یه ھیں:

1- زمین، سمندر اور پھاڑوں کی حالت

سوره مبارکه تکویر، زلزال، دخان، اور واقعه کی آیات کے مطابق قیامت کے دن زمین میں شدید زلزله برپاھوگا، جوکچھ زمین پرظاھر ھے، وه منھدم ھوجائے گا، زمین پھٹ جائے گی، اور مُردے اس سے باھر آئیں گے، تا که قیامت کے دن وه جمع ھوں، دریا ایک دوسرے سے الگ ھوکر جوش مارتے ھوئے ابل پڑیں گے۔

پھاڑوں کو اپنی جگه سے اکھاڑا جائے گا، اور وه غیر متوازن حرکت کریں گے، اور وه مٹی کے ڈھیر کی طرح ھوجائیں گے، اور انھیں اُون کی طرح دھنا جائے گا، وه نرم اور لچکدار ھوجائیں گے ۔

آخرمیں، وه دھول کے ذرات کی طرح منتشر ھوجائیں گے، اور یہ فلک بوس پہاڑ سراب کےسوا کچھ نہیں بچے گے۔

2- آسمان اور ستاروں کی حالت

آسمان اور ستاروں کی حالت کے بارے میں "تکویر، انفطار، طور، الرحمن" کی سورتیں اس بات کی طرف اشاره کرتی ھیں که آسمان کی حالت بدل جائے گی، اور ستارے جڑ سے اکھڑجائیں گے، آسمان لھروں اور حرکتوں کی وجه سےپاره پاره ھوجائے گا، اور یه سرخ پھولوں اور مائع پگھلے ھوئے دھات کی طرح ظاھر ھوجائے گا۔

آخرکار دھوئیں میں تبدیل ھوکر لپیٹاجائے گا، سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑجائے گی، ان کی ترتیب میں خلل پڑجائے گا، اور زمین کی طرف پھینک دیئے جائیں گے ۔

3- صور پھونکنا:

قرآنی آیات اور اسلامی روایات میں قیامت کی نشانیوں میں صور پھونکنے کا ذکر بھی ھے، اور وه دوپھونکیں ھیں، جس میں سے ایک موت کا نفخہ ھے، جوکه عام قیامت سے پھلے پھونکی جائے گی۔

یعنی قیامت کے برپا ھونے سے پھلے ایک ھولناک آواز تمام موجودات کے کانوں سے ٹکرائے گی جس کے نتیجے میں ان سب کی موت واقع ھوگی، اور دنیا کا نظام درھم برھم ھوجائے گا۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور دوسرا نفخه زندگی کا هے، قیامت قائم هوگی اور دنیا کا منظر خدا کے نور سے منور هوجائے گا، اور تمام انسان حتی که حیوانات بهی ایک لمحے میں زنده کئے جائیں گے۔
قرآن کریم سوره زمرکی آیت "68" میں صور پهونکنے کے بارے ارشادهے:
اور صورپهونکا جائے گا، پهروه سب مرجائیں گے جو آسمان اور زمین میں هیں، سوائے ان کے جن کو خدا چاهے گا، پهر دوسری مرتبه صور پهونکا جائے گا، اچانک سب کهڑے هوجائیں گے اور دیکهنے لگیں گے۔

قیامت کی صفات

قرآن کریم نے قیامت کے دن کے لیے مختلف نام اور صفات ذکر کی هیں، جن میں سے هرایک سچائی پر دلالت کرتی هے، ان میں سے بعض یه هیں:

1 - وقوع پذیرهونے والی اور ناقابل تردید هے:

قرآن کریم نے سوره واقعه کی آیت "2 " اور سوره حج کی آیت "7 " میں قیامت کو ایک ایسی چیز قرار دیاهے جس کےوقوع پذیر هونے میں کوئی شک وشبه نهیں هے۔

2 - قریب هونا

سوره معارج کی آیت " 7 " میں قیامت کو قریب کها گیا هے، بعض تعبیرات میں لفظ " غَد "
یعنی: " کل " کے ساتھ ذکر هواهے، جیسے سوره حشر کی آیت "18 " میں .

3 - قیامت کا حق هونا:

سوره نبأ کی آیت "39" میں قیامت کے دن کو برحق کها گیاهے، اور وه ایسا دن هوگا جس میں خالص حق کا ظهور هوگا، اور باطل کے لیے کوئی جگه نهیں هوگی، هرایک کو اس کا بدله ملے گا۔

4 - بڑی (عظیم) خبر:

سوره "ص " کی آیت " 67 " سوره یونس کی آیت "15" اور (سوره هود کی آیت "3") میں قیامت کو بڑی خبر کے عنوان سے ذکر کیا گیاهے، اور "عظیم دن" بهی کهاهے، کیونکه اس میں بڑے بڑے واقعات رونما هوں گے، اسی طرح (روز کبیر) بڑا دن بهی کهاهے۔

5 - پکار کا دن:

محشر کے دن کے منظرکو پکار کا دن اور "یوم التّناد" کهتے هیں، یه نام اس لیے هےکه جهنمی لوگ اس دن جنتیوں کو پکاریں گے (سوره اعراف : 50).

6 - بوڑها کرنے والا:

قیامت وه دن هے جس میں بچے اور نوجوان بوڑهے هوجائیں گے، اس کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

وجه شاید اس دن کی طوالت اور رونما هونے والے واقعات هیں ۔ (سوره مزمل آیت 17).

رازوں کا افشاء هوجانا

قیامت کے دن انسانوں کے تمام راز اور اعمال کھل جائیں گے، اور مؤمن وبدکار اپنے چهروں سے پهچانے جائیں گے، اور انسانوں کے اعمال نامے کھل جائیں گے، ایک ایسا اعمال نامه جس میں تمام اعمال درج هوں گے، اور هرشخص اپنے کیے هوئے هر اچھے اور بُرے عمل کو دیکھے گا، (سوره طارق آیت "9" اور سوره تکویر آیت "10")۔

فرشتوں پر ایمان لانا واجب :

اسلام کے اصول پنجگانه میں سے ایک فرشتوں پر ایمان لاناهے، کچھ فرشتےوه هیں جن کے نام رب تعالی نے همیں بتائے ہیں، جیسے: جبرائیل، میکائیل، اور مالک جو جهنم کا نگراں هے، "
ونادَوا یا مالکُ لِیَقض علینا ربُّک " (سورة الزخرف : 77).
جهنمی لوگ مالک جوجهنم کا نگران ہے کو پکار کر کهیں گے: " اے مالک ! اپنے پروردگار سے کهدے که همیں موت دیدے تاکه هم مرجائیں اور سکون حاصل کریں"۔
تومسلمانوں پر لازم هے که اِن فرشتوں پر ایمان لائیں، چاهے وه فرشتے هوں جن کے نام ذکر هوئے، یا وه جن کے نام ذکر نهیں هوئے، اور ان کے ان عمل اور ذمه داریوں پربھی جن کو یه فرشتے الله کے حکم کے مطابق انجام دیتے هیں، اور ایسے فرشتے بھی هیں آسمان میں جو اپنے رب کی عبادت، رکوع اور سجود میں مصروف هیں، اور آسمان میں کوئی ایسی جگه نهیں هے مگر وهاں پر کوئی نه کوئی فرشته رکوع اور سجدے کی حالت میں ہے، اور ایسے فرشتے بھی هیں جن کے بارے میں رب کے علاوه کسی کو کوئی علم نهیں هے ۔
هم اجمالی طور پر ان فرشتوں پر ایمان لاتے هیں جن کے ناموں کا ذکر نهیں کیا گیا، اور ان فرشتوں پر جن کے نام ذکر کیےگئے هیں تفصیل کے ساتھ، اور ان سے محبت کرتے هیں، اور یه وه فرشتے هیں جو بنی آدم کو نیکی اور خیر کی نصحیت کرتے هیں، اور نیکی کام حکم کرتے هیں، اور ان کے لیے مغفرت طلب کرتے هیں، جیساکه رب تعالی فرماتا هے : "اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ﴿﴾"
ترجمه:"عرش الهی کے حامل فرشتے، اور وه جو عرش کے گرد وپیش حاضر رهتے هیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کررهے هیں، اس

(c) ketabton.com: The Digital Library

پر ایمان رکھتے ھیں، اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ھیں" .

انسان کی زندگی میں فرشتوں پر ایمان کی نشانی اور اثرات:

فرشتوں پر ایمان لانا انسانوں کی روز مرہ زندگی میں اھم کردار اور اثر رکھتاھے، کیونکہ جب کوئی انسان محسوس کرتاھے کہ اس کا پیچھا کیا جارھاھے، یا اس کی نگرانی کی جارھی ھے، تو وہ اپنی زندگی میں محتاط رھے گا۔

اگر وہ جان لے کہ ایسے فرشتے اس پر مأمور ھیں جو دن رات اس کی نگرانی کر رھے ھیں، اس صورت میں وہ زیادہ احتیاط کرے گا، جیسا کہ دنیاوی امور میں ایسا کرتاھے، جب انسان محسوس کرتاھے کہ اس کا پیچھا کیا جارھاھے، تو وہ احتیاط سےقدم اٹھا تاھے، اس لیے ھمیں فرشتوں کی نگرانی کے معاملے میں بھی محتاط رھنا چاھیئے۔

دنیا میں نگرانی اور جاسوسی کرنے والوں کو انسان کم ازکم دیکھ سکتاھے، اور خود کو ان سے چھپا بھی سکتا ہے، جبکہ فرشتوں کی نگرانی اور نظر سے خودکو پوشیدہ اورمخفی رکھنا یا راہِ فرار اختیار کرنا بھت ھی مشکل بلکہ ناممکن کام ھے، انسان ان فرشتوں کی نگرانی اور نظروں سے بھاگ نھیں سکتا، فرشتے انسان کا ھرجگه پیچھا کرتے ھیں، اور ھمیشه اس کے ساتھ رھتے ھیں، رب تعالی نے ان کو یہ قدرت وصلاحیت دی ھے کہ جھاں رب تعالی ان کو پھنچنے کا حکم فرمائے یہ وہاں پہنچ جاتے ہیں، اس لیے رب تعالی فرماتا ھے: وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ (سورة الانفطار).

خدانے یہ اس لیے کھا تا کہ ھم اپنا خیال رکھیں اور اپنے اعمال کی پابندی کریں۔

فرشتوں پر ایمان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان اپنے بُرے قول وفعل میں محتاط رھے گا، تا کہ اس کے خلاف کچھ نہ لکھا جائے، نھیں تو قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائیگا۔

فرشتوں کے اعمال اور شیطان کے اعمال میں کیا فرق ھے ؟

1- فرشتے رب تعالی کی تسبیح، تقدیس اور شکر ادا کرتے ھیں، اور زمین والوں کے لیے طلب استغفار کرتے ھیں، اور وہ بنی آدم کےلیے خدا تعالی کی سب سے زیادہ خیرخواہ مخلوقات میں سے ھیں، جبکہ شیاطین بنی آدم کے لیے سب سے زیادہ خیانت کرنے والی مخلوقات میں سے ھیں، اس لیے کہ شیاطین نے بنی آدم کو گمراہ کرنے اور دھوکه دینے کے لیے

(c) ketabton.com: The Digital Library

جس قدر وہ کرسکتے ھیں عہد کر رکھاھے، تا کہ بنی آدم کو ھلاکت میں ڈال دے۔

2 - فرشتے نیکی اور اچھائی کی طرف بلاتے ھیں، اور شیاطین بُرائی اور فساد کا حکم دیتے ھیں، چنانچہ رب تعالٰی فرماتاھے: "وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُـقَيِّضْ لَہٗ شَيْطٰنًا فَهُوَلَہٗ قَرِيْنٌ۝۳۶ " ترجمہ: "اور جوشخص رحمن کے ذکر سے غفلت برتتاھے، ھم اس پرایک شیطان مسلط کردیتےھیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتاھے".

پھر جولوگ قرآن سے منه موڑتے ھیں اور اسے پیٹه پیچھے ڈالتے ھیں، الله سبحانه وتعالی ان کو عذاب میں مبتلاکرتا ھے، اس طرح که ایک شیطان کو اس پر مقرر اور مسلّط کرکے اس کا ساتھی بنادیتا ھے، تاکه ھمیشه اس کے ساتھ رھے، اسی طرح رب تعالی فرماتا ھے: "وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝۳۷ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ۝۳۸ " ترجمه: "یه شیاطین ان لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ھیں، جبکہ وہ اپنی جگه سمجھتے ھیں که ھم ٹھیک جارھے ھیں "۳۷ " آخرکار جب یه شخص ھمارے ھاں پهنچے گا تو اپنے شیطان سے کھے گا کاش میرے اور تیرے درمیاں مشرق ومغرب جتنی دوری ھوتی تو بدترین ساتھی ھے ۳۸".

الله تعالی کی یاد کے سوا کوئی چیز انسان کو شیطان سے دور نهیں رکھ سکتی۔

3 - یه که خدا کا ذکر شیطان کو اس سے دور کردیتاھے اور فرشتے اس کے قریب ھوتے ھیں، اسی وجه سے شیطان کو " الوسواس الخنّاس" کھاجاتاھے، اورجب بھی انسان ذکر خداوندی کو ترک کردیتاھے تو شیطان اس کی طرف آتا ھے، اور جب خداکی یاد میں مشغول ھو تو فرشتے اسے گھیرلیتے ھیں .

جیسا کہ حدیث مبارکه میں ھے که: (ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه بینهم إلاَّ نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملائکة وذکرهم الله فیمن عنده). (مسلم).

ترجمه: " جب بھی لوگوں کا ایک گروہ خدا کے گھروں میں سے کسی ایک مسجد میں اکھٹا ھوجاتا ھے، تاکه خدا کی کتاب قرآن مجید پڑھ لیں اور اس کے اسباق ایک دوسرے کو سکھائیں تو ان کے دلوں پر سکون نازل ھوتاھے، اور خدا کی محبت اور رحمت ان کا احاطه کرتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرلیتے ہیں، اور خدا انھیں اپنے ساتھ والوں کے سامنے یاد کرتاہے .

(c) ketabton.com: The Digital Library

علماء کرام کی ایک بڑی تعداد نے قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے استنباط کرتے ہوئے فرشتوں میں سے کسی ایک کے مذاق اڑانے یا استهزا کرنے کو کفری عمل قرار دیاهے ۔

ملائک کا مذاق اڑانا:

جیساکه هم کهتے آئے هیں: فرشتوں پرایمان لانا اور ان کی تعظیم واحترام کرنا ایمان کے
ارکان میں سے هے؛ لهذا فرشتوں کا مذاق اڑانا یا تمسخرکرنا شریعت کی رو سے ناجائز هے، اور جو شخص ایسا کرے وه کفری عمل کا مرتکب هوتاهے، اور وه کافر هوجاتاهے ۔

ان کا عقیده ہے که جو لوگ ایسا کام کرتے هیں تو یه عمل ایک شخص کے اسلام سے خارج هونے کی وجه اور مرتد هونے کا سبب بنتاهے ۔

سوره توبه کی آیت (65 اور 66) سے علماء نے استنباط کیا ہے: وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۶۶ " ترجمه: اگرتم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو توکهیں گے که هم تو یوں هی بات چیت اور دل لگی کرتے تهے، کهو کیا تم خدا اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول صلی الله علیه وسلم سے هنسی کرتے تهے؟ (65) بهانے مت بناؤ، تم ایمان لانے کے بعدکافر هوچکے هو، اگر هم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزابهی دینگے، کیونکه وه گناه کرتے رهے هیں (66)

جلیل القدر عالم ابن حزم فرماتے هیں:

نصّ شرعی سے یه بات ثابت هے که جو شخص خداتعالی کو یا کسی فرشتے یا انبیاء علیهم السلام یا
قرآن کریم کی کسی آیت کو یا دینی فرائض میں سے کسی ایک فریضه کا مذاق اڑائے یا تمسخرکرے، اگر اس پر حجت تمام هوچکی هے تو وه کافرهے، کیونکه یه سارے الله تعالی کی آیات اور اس کی طرف سے وحی هے، (الفصل فی الملل والاهواء والنحل: 143/3).

پهر کها: جوکوئی خدا کو گالی دے یا مذاق اڑائے یا کسی فرشتے کا مذاق اڑائے یا استهزا کرے، یا انبیاء علیهم السلام میں سے کسی کو گالی دے یا مذاق اڑائے، یا قرآن کریم کی کسی بهی آیت کا مذاق اڑائے یا گالی دے، وه اپنے اس عمل کی وجہ سے کافر اور مرتد هوجائیگا، اور اس پر مرتد کا حکم جاری هوگا، الله کی شریعت اور قرآن کریم سب خداکی آیات هیں۔ (المحلی : 11 / 413).

(c) ketabton.com: The Digital Library

ابن نجیم حنفی کھتے ھیں که: فرشتوں میں سے کسی ایک پر اعتراض کرنے یا اسے ھلکا سمجھنے سے انسان کافر ھوجاتاھے، (البحرائق : 5/ 131) حتی کہ بعض علماء نے لکھاھے که : آدمی ایسے ھر لفظ سے کافر ھوجا تاھے، جس سے استھزاء اور تمسخر محسوس ھوتاھو، جیسا که ابن نجیم نے کھاھے: اگر کوئی دوسرے سے کہے: میرا دیکھنا تیری طرف ملک الموت کے دیکھنے کی طرح ھے، بعض اھل علم نے اکثریت کے برخلاف کھاھے که اس طرح کھنے سے بھی کافر ھوجاتاھے ۔

وه جگہیں جھاں فرشتے جاتے ھیں:

ایسے فرشتے ھیں جو دنیا میں گھومتے اور سفرکرتے ھیں، اور ذکر ا ور درس کے حلقے اور مجالس تلاش کرتے ھیں، اگرکسی ایسے حلقے کودیکھیں جس میں ذکر اور درس ھورھاھو تو کھتے ھیں که آؤ ھمیں اپنی ضرورت مل گئ، ذکر کے حلقات بھت سارے ھیں مثال کے طور پر:

1 - تلاوت قرآن، پس جس نے قرآن کی تلاوت کی اس نے خدا کا ذکر پورا کیا۔

2 - جس نے نماز پڑھی اس نے خدا کا ذکر کیا ۔

3 - جس نے الله تعالی کی تسبیح،تھلیل،تکبیر، استغفار اور شکر ادا کیا اس نے خدا کا ذکر کیا، اس صورت میں فرشتے ان کے ارد گِرد جمع ھوجاتے ھیں جبکہ شیاطین ان سے دور ھوجاتے ھیں ۔

4 - جس نے علمی کتابوں کا مطالعه کیا اور اس کے لیے مجالس تشکیل دیئے تاکه علم سیکھیں تو اس نے الله تعالٰی کا ذکر کیا، فرشتے اس کے چاروں طرف جمع ھوجاتے ھیں۔

وه جگہیں جھاں شیاطین جاتے ھیں:

1 - جو اپنا وقت بے مقصد ضائع کرتے ھیں، جیسا که:موسیقی، گیت اور فحاشی، ڈانس اور گانے وغیره کی محفل، شیاطین ان کے ارد گِرد جمع ھوجاتے ھیں جبکہ فرشتے ان سے دور ھوجاتے ھیں ۔

2 - جو جاندار اشیاء کی تصاویر گھرمیں لٹکاتے ھیں، فرشتے اس گھرمیں داخل نھیں ھوتے، جیساکه حدیث میں آیا ھے: "إنَّ الملائکة لا تدخل بیتاً فیه کلب ولا صورة" (متفق علیه). ترجمه: "جس گھرمیں کُتّا اور تصویر ھو اس گھرمیں فرشتے داخل نھیں ھوتے" رحمت والے فرشتے اس گھرمیں داخل نھیں ھوں گے جس میں تصویر ھو۔

بنی نوع انسان کے ساتھ شیطان کی دشمنی کی تاریخ

قرآن کے فرمان کے مطابق شیطان انسان کے ساتھ ایک طویل تاریخ رکھتاھے، جیساکه قرآن عظیم اس سلسلے میں کھتاھے: "اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ

(c) ketabton.com: The Digital Library

عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ " (سوره فاطر آیت 6) ترجمه: "شیطان تمهارا دشمن ہے تم بهی اسے دشمن ہی سمجهو ۔ وه اپنے (پیرووُں کے) گروه کو بلاتا ہے تاکہ وه دوزخ والوں میں ہوں۔"

هم نے کها که شیطان کی انسان سے دشمنی کی تاریخ طویل هے، یه شیطان هی تها جس نے اپنی مکاری اورچالاکی سے آدم اور حوا کو ورغلاکر جنت سےنکالا:" كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ" (سوره اعراف: 27) تمام لوگوں کے سامنے یه اعلان کردیاجائے که شیطان ایک خطرناک دشمن ہے اور ایسی جگه هے که اسے دیکها نهیں جاسکتا، جبکہ وه تمهیں دیکهتاهے: "اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۝" اسلامی روایات میں واضح طور پر کهاگیاهے که شیطان ایسا دشمن هے جس نے قسم کهائی تهی، "فَبِعزَّتک " اور وه هرطرف سے حمله کرتاهے: "مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ" (سوره اعراف :17)

لوگوں کو منحرف کرنے کے لیے اس کا ذریعه غربت کا وعده اور فحشاء پر اکساناهے : "اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ ۝" (سوره بقر : 268) وه لوگوں کو جهنمی بنانے کے علاوه کسی بات پر راضی نهیں هوتا : " اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ ".

صدق الله العظیم وصدق رسوله نبی الکریم

ترجمه وتفسیر « سورة الانفطار»
تتبع ونگارش: امین الدین « سعیدی - سعید افغانی »
مدیر مرکز مطالعات ستراتیژیکی افغان
ومسؤل مرکزفرهنگی د حق لاره- جرمنی
ادرس: saidafghani@hotmail.com

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library